© rasailojaraid.com

مسلسل

جناب منظر عباسی۔ ایم۔ اے

جدید زبانوں کے عربی ماٰخذ

ژالہ ــــــــ ہوا میں موجود آبی بخارات ایک خاص بلندی پر پہنچ کر سردی کے باعث منجمد اور ٹھوس بن جاتے ہیں اور جب زمین کی طرف گرتے ہیں تو ہوائی تیز لہر سے ٹکراتے اور اُچھل کر واپس بلندی پر چلے جاتے ہیں جہاں پانی کے دُوسرے منجمد ذرات اُن سے چمٹ جاتے ہیں اور یوُں ان کا حجم بڑھ جاتا ہے یہ عمل بار بار وقوع پذیر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ان ذرات کا حجم کافی حد تک بڑھ جاتا ہے اور یہ ذرّے اس حد تک وزنی ہو جاتے ہیں کہ ہوا کی لہریں اُنہیں اچھال نہیں سکتیں تب یہ اولوں (ژالے) کی صورت میں زمین پر گرتے ہیں۔

ژالہ ــ اولہ ــ کو انگریزی میں HAIL ۔ جرمن ۔ ڈچ اور سویڈش میں HAGEL ۔ ڈنیش اور ناروین میں HAGL ۔ یہودی میں HOGEL ۔ اور اسپرانتو میں HAJLO کہتے ہیں۔ ہماری اُردُو کا 'اولہ' بھی HOLA ہی ہے جس میں x (H) اور ا ۔ (ہ) سے بدل گیا ہے۔

یورپ کے ماہرین لسانیات نے HAIL اور دوسری زبانوں میں اسی کے مترادفات کے ماخذ کے بارے میں ایک بات تو یہ کہی ہے کہ ان کا ماخذ تاحال تحقیق نہیں ہو سکا اور دُوسری بات یہ کہی ہے کہ غالباً HAIL (اولے) وغیرہ کا ماخذ HELL (دوزخ) کے ماخذ کے قریب ہے گویا اہلِ یورپ کا خیال ہے کہ HAIL (اولہ) اور HELL (دوزخ) کا ایک ہی ماخذ ہے۔ سو آیئے پہلے HELL (دوزخ) کے ماخذ کی تلاش کریں۔

دوزخ ــــــــ دوزخ کے لیے انگریزی میں HELL ۔ کا کلمہ ہے جو اینگلو سا کن کے HEL سے ماخوذ ہے۔ ڈچ میں HEL جرمن میں HOLLE اور لاطینی میں CELO ہے۔ اس کے اصلی معنی ہیں A PLACE OF CONCEALMENT یعنی خفیہ مقام۔ چھپانے یا چھپنے کی جگہ تاریک مقام، قید خانہ۔

لطیفہ: یہ ایک قسم کا لطیفہ ہے کہ یورپ والوں نے جہنّم کے لیے جو کلمات اپنائے ہیں اُن میں چھپانے کا مفہوم ہے جبکہ عربی میں بہشت کے مفہوم میں مستعمل کلمہ جَنّت کا مفہوم پوشیدگی اور چھپ جانا یا "چھپانا" ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود ـــــــ فولادی ٹوپی جو دُشمن کے وار سے سر کو بچاتی ہے اسے ہم خود کہتے ہیں۔ اور اہلِ یورپ نے اس کے لیے HELMET کا کلمہ اپنایا ہے۔ یہ لفظ بھی اسی دوزخ والے HELL اور HEL سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں چھپانا۔ یہاں بھی دوزخ اور بہشت والا لطیفہ ہے کہ اہلِ یورپ نے سر کو بچانے والے خود کو HEL۔ یعنی چھپانے یا دوزخ سے لیا ہے۔ جبکہ عربوں نے پُورے جسم کو دشمن کی وار سے بچانے والی ڈھال کو۔ جُنّ۔ (چھپانے) یا جنّت (بہشت) سے اپنایا ہے۔ عربی میں ڈھال کو "جُنَّۃ" کہتے ہیں جس کا ماخذ "جن" ہے۔ اور مفہوم پوشیدگی اور چھپانا ہے اور جس سے "جنّت" کا لفظ ماخوذ ہے۔

گڑھا (سوراخ) ـــــــ سوراخ یا گڑھے کے لیے انگریزی میں HOLE۔ سویڈش میں HAL ڈینش میں HUL اور نارویجن میں HULL۔ جرمن میں LOCH۔ (لوخ) ہے۔ جو ہمارے خول کا قلب (الٹ) ہے۔ یہ ایک قاعدے کی بات ہے کہ بعض اوقات لفظ ایک زبان سے دُوسری زبان میں جا کر اُلٹ ہو جاتا ہے۔ اس قاعدے کی طرف اس سے پہلے ہم اشارہ کر چُکے ہیں اور بعد میں تفصیل سے عرض کریں گے۔ انشاء اللہ۔

ہاں تو بات HOLE۔ اور HAL۔ وغیرہ کی ہو رہی تھی۔ اہلِ یورپ کا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کلمات اینگلوسیکسن کے لفظ HOL سے لیے ہیں جس کے خالی، سوراخ یا چھپانے کے ہیں۔

حاصل کلام ۔ اولہ (ژالہ) HAIL اور دوسری زبانوں میں اس کے مترادفات کا ماخذ اینگلوسیکسن کا HEL ہے۔ یہی HEL دوزخ یعنی HEL اور خود یعنی HELMET کا روٹ (ROOT) ہے۔ سوراخ یا گڑھا کا مترادف HAL اور HULL یا HUL بھی اسی دوزخ والے HELL یا اولے والے HAIL سے لیا گیا ہے۔

ان سب کلمات کے معنوں میں تنہائی، پوشیدگی اور خوف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اہلِ یورپ نے بارش کے دیوتا کے غضب سے ڈر کر اولے یعنی ژالہ باری کے لیے HAIL کا لفظ اختیار کیا اور پھر دوزخ کے لیے اس کے خوف و وحشت اور ویرانی کے پیشِ نظر HELL وغیرہ کلمات مستعار لیئے اور ان تمام کلمات کے ماخذ کی تلاش میں ادھر اُدھر بھٹکتے پھرتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ عربی میں "ھول" ان سب کا ماخذ موجود ہے جو معناً اور صورتاً ان تمام کلمات کی اصل ہے۔ اسی پر بس نہیں بہت سے دوسرے کلمات بھی "ھول" سے ماخوذ و مشتق ہیں۔ مثلاً HALL (بڑا کمرہ) جو اینگلوسیکسن میں HEAL اور HEALL۔ آئس لینڈ کی زبان میں HOLL۔ سویڈش میں HALL اور ڈچ میں HAL ہے۔ ان کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماخذ اہلِ یورپ کی اپنی تحقیق کے مطابق وہی ہے۔ جو HELL (دوزخ) کا ماخذ ہے اور عربی میں "ھول" ہے۔

قاعدہ ــــــــ اوپر سوراخ کے عنوان کے تحت جرمن کے LOCH۔ (لوخ) کے بارے میں عرض کیا تھا کہ یہ لفظ "خول" کو بدل کر "لوخ" بنایا گیا ہے۔ جرمن میں LOCH۔ کے معنی HOLE۔ یعنی سوراخ کے ہیں۔

یہ بات بالکل واضح اور مسلّم ہے کہ جرمن اور انگریزی دونوں زبانیں ایک ہی شاخ سے پھوٹی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اہلِ یورپ نے انگریزی وغیرہ کے HOLE اور جرمن کے LOCH کو ہم ماخذ قرار دیا ہے۔ اس طرح گویا اہل یورپ نے یہ بات خود مان لی ہے کہ LOCH۔ دراصل CHOL۔ ہے اور اگر ہم جرمن کے LOCH کو CHOL۔ مان کر اسے عربی کے "خلو" سے ماخوذ مان لیں تو لسانیات کا کوئی قاعدہ قانون ہمارے اس خیال کی تردید نہیں کرتا۔ "خلو" سے خلاء اور خالی کے کلمات بن کر ترکی، فارسی اور اردو میں آسکتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ CHOL (خول) کی صورت میں یورپ تک نہ گئے ہوں اور یورپ والوں نے جہاں دوسرے لوبہت سے کلمات میں حروف کو آگے پیچھے کر کے ان کی صورتیں مسخ کر دی ہیں وہاں CHOL (خول) کو (LOCH) لوخ نہ بنا لیا ہو۔

جب کسی کلمہ کے حروف کی ترتیب کو اس طرح بدل دیا جائے کہ پہلا حرف بعد میں اور بعد کا پہلے ہو جائے تو اسی "قلب" یعنی کلمہ کے حروف کی ترتیب کو الٹ دینا کہتے ہیں۔

اہل یورپ نے اپنی ہی زبانوں میں بے شمار کلمات کے حروف کی ترتیب کو الٹ دیا ہے۔ مثلاً اطالوی زبان میں سیب کو MELA کہتے ہیں اور ہنگری میں M کے بعد E کو A میں بدل کر M سے پہلے لے آئے ہیں۔ چنانچہ ہنگری زبان میں سیب کو MELA کہتے ہیں اور ہمارے ترک بھائیوں نے تو E کو A سے بدلنے کا تکلف بھی نہیں کیا اور E ہی کو اس کے مقام سے بدل کر لفظ کے شروع میں رکھ دیا ہے۔ یعنی ELMA۔ اسی طرح انگریزی، جرمن اور ڈچ وغیرہ زبانوں میں بازو کے لیے ARM کا لفظ ہے جو پولینڈ میں RAMIE بن گیا ہے اور "سیربوکروٹ" یعنی یوگوسلاویہ کی زبان میں انگریزی وغیرہ کا ARM (آرم) RAME بن گیا ہے۔ سویڈن والے موصلی سفید کو SPARRIS کہتے ہیں اور فن لینڈ والوں نے شروع کے S کو R کے بعد کر دیا ہے یعنی PARSA۔

ڈاڑھی کے لیے پولینڈ والے BRODA اور سیربوکروٹ یعنی یوگوسلاویہ والے ڈاڑھی کو BAARP کہتے ہیں۔ یعنی R جو حرف علت سے پہلے تھا اسے حرف علت کے بعد کر دیا ہے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہالینڈ والوں نے R کو حرف علت کے بعد کرنے کے ساتھ ساتھ ایک اور تبدیلی بھی کی اور وہ یہ کہ B (ب) کو P (پ) اور D (د) کو T (ت) سے بدل ڈالا ہے اور یوں یہ لوگ ڈاڑھی کو PARATA کہتے ہیں۔ تھیلے کو نارویجن میں SEKK (سیک) اور انگریزی میں CASE (کیس) اور ترکی میں KESE بولتے ہیں۔ درجہ کے لیے انگریزی میں DEGREE (ڈگری) ہے۔ فرانسیسی میں DEGRE ہے۔ اور ہسپانوی اور اطالوی زبانوں میں اس لفظ کے حروف میں قلب کر کے GRADO بنا لیا گیا ہے۔ جو جرمن میں GRAD ہے۔ یعنی D (ڈ) کو R (ر) کے بعد کر دیا گیا ہے۔

عربی : اہل یورپ کا DEGRE - DGREE اور اس کا قلب GRADO اور GARAD - عربی میں 'درجہ' ہے ج کو G سے بدل کر G کو گ کی آواز دے دی گئی ہے۔ حالانکہ G کی آواز ج بھی عام مستعمل ہے۔

قاعدہ : قلب کی ایک دوسری صورت بھی ہے یعنی لفظ تو وہی ہے لیکن معنی کو الٹ دیا گیا ہے۔ مثلاً عربی میں بسط کے معنی ہیں پھیلانا۔ پھیلاؤ، کشادگی وغیرہ۔ اور فارسی میں بست کا مفہوم الٹ گیا ہے یعنی باندھنا۔ بند کرنا، پھیلاؤ یا کشادگی کا الٹ۔ ہمارا ہندی اور اردو کا "پانی" یورپ میں روٹی بن گیا ہے۔ فرانسیسی کو روٹی کو PAIN - ہسپانوی میں PAN اسپرانتو میں PANO - اور اطالوی میں PANE کہتے ہیں۔ ہمارا "مور" فارسی میں "مار" ہو کر سانپ بن گیا ہے اور فارسی کا موش (چوہا) یورپ کی زبانوں کی نمائندہ زبان اسپرانتو میں MUSO - (موش) مکھی بن گیا ہے۔ MUSO کے آخر O حرف اسم ہونے کی علامت ہے۔ اصل لفظ MUS (موش) ہی ہے۔

مختصر یہ کہ قلب کی دو صورتیں ہیں :-

ا ــــ پورے لفظ (کلمہ) میں حروف کی ترتیب کو بدل دیا جائے۔

۲ ــــ لفظ وہی رہے معنی الٹ دیئے جائیں۔ اس قاعدے کی روشنی میں بہت سے کلمات کے ماخذ صاف اور نمایاں ہو کر نظر آنے لگ جاتے ہیں۔

قدرت : بات ثالہ (ادلہ) سے شروع ہوئی تھی اور اس کی ذیل میں بہت سے دوسرے کلمات زیر بحث آ گئے۔ اہل یورپ نے ثالہ کے لیے جو کلمات اپنائے ہیں وہ ڈر، خوف، ویرانی اور بیتابی کے مفہوم کے حامل ہیں۔ دوزخ کے لیے HELL اور HEL وغیرہ کلمات میں بھی خوف اور بیتابی کا مفہوم ہے۔ عربی میں ثالہ یعنی HAIL کے لیے "برد" کا لفظ ہے جس کے مفہوم میں ٹھنڈک برودت اور سردی کا مفہوم پایا جاتا ہے اور یہ بات شروع میں عرض کی جا چکی ہے کہ اولے (ثالہ) ٹھنڈک اور سردی کی پیداوار ہیں۔ اس بات میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہمارے لیے غور و فکر کا ایک پہلو نکلتا ہے اور وہ یہ کہ عرب کے لوگ بھی اہلِ یورپ کی طرح اوہام پرست تھے ۔ نیز یورپ میں ژالہ باری (HAIL) آئے دن کا معمول ہے ۔ سرد علاقے میں برف اور اولے اکثر گرتے ہیں اس لیے اہلِ یورپ کو اولوں یعنی HAIL سے مانوس ہو جانا چاہیئے لیکن انہوں نے اس مفہوم میں خوف اور ڈر کا مفہوم شریک کیا ہے اور عربوں نے اولے کی اصل حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے حالانکہ جس وقت اور جس زمانے میں عربوں نے "بَرَدٌ" کا لفظ اولے کے لیے پہلی بار استعمال کیا تھا اس وقت اور اس زمانے میں عربوں کو یہ شعور نہ تھا کہ اولے سردی اور ٹھنڈک کا نتیجہ ہیں ۔ اس سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ عربی زبان قدرت اور نیچر (NATURE) کی ترجمان ہے ۔

اسی طرح ایک اور عربی لفظ "قلب" (دل) ہے جس کے معنوں میں تبدیلی کا مفہوم پایا جاتا ہے اور عربوں نے پہلی بار جب دل (HEART) کے لیے "قلب" کا لفظ استعمال کیا تھا اس وقت وہ لوگ اس حقیقت سے واقف نہ تھے کہ جسم کا یہ مرکزی عضو یعنی دل یا قلب پورے جسم انسانی میں خون کی تبدیلی اور اس کے دوران یعنی (CIRCULATION OF BLOOD) کا ذریعہ ہے اور یہ جو کہا گیا ہے دل کو قلب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ جسم میں الٹا لٹکا رہتا ہے سو اس میں بھی عربی کے نیچر کی ترجمان ہونے کا اشارہ ہے ۔ اس لیے کہ عربوں نے جسم انسانی کا اپریشن کر کے دل کے الٹا لٹکا ہوا ہونے کا مشاہدہ نہیں کیا تھا ۔ بلکہ پہلے انہوں نے دل کو قلب کا نام دیا اور بہت بعد انہیں یہ بات معلوم ہوئی کہ یہ (دل) الٹا لٹکا ہوا ہے ۔

خون ـــــ خون جو عربی اور عبرانی میں دم DAM ہے ۔ اس کے لیے انگریزی کلمہ BLOOD ۔ جرمن میں BLUT ۔ ڈچ BLOED ۔ سویڈش ، ڈینش اور ناروین میں BLOD ۔ اور جرمنی کے مہاجر یہودیوں کی زبان YIDDISH (یہودی) BLUSE ۔ افریقہ کی سواحلی زبان میں خون کے لیے عربی کا لفظ DAMU (دامو) مستعمل ہے ۔

اہلِ یورپ نے اس لفظ یعنی BLOOD اور BLUT وغیرہ کے ماخذ کے بارے میں جو قیاس آرائیاں کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ BLOOM یعنی شگوفہ ، کلی اور BLOW بمعنی پھول یا شگوفہ کا کھل جانا وغیرہ کلمات کا اہم ماخذ ہے ۔ گویا BLOOD بمعنی خون اور BLOOM بمعنی شگوفہ ایک ہی ماخذ سے لیے گئے ہیں ۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ BLOOD (خون) اور BLOOM (شگوفہ) میں قدرِ مشترک کیا ہے ؟ اور کیا وجہ ہے کہ خون کو شگوفہ یا شگوفہ کو خون سے مربوط اور متعلق خیال کیا گیا ہے ؟ اس سوال کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب یورپ کے محقق حضرات نے یہ دیا ہے کہ شگوفے کا رنگ شوخ ہوتا ہے اور خون بھی سُرخ اور شوخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس لیے رنگت کے پیشِ نظر خون کو شگوفہ سے مستعار لیا گیا ہے۔ غرض خون سے متعلق کلمات BLOOD وغیرہ کا ماخذ BLOOM ہے۔ جس کے معنی ہیں شگوفہ۔ عربی میں بَلَّۃٌ کے معنی ہیں شگوفہ۔ شگوفہ۔ کلی۔ تر و تازہ جو بلّ سے ماخوذ ہے جس کی ایک صورت بُلَالَۃٌ ہے جس کے معنی ہیں تری۔ نمی یا تر و تازہ ہونا۔

صحت ــــــ خُون کے ہم معنی یورپی زبانوں کے بعض کلمات کے ماخذ کی نشاندہی کے بعد چند دُوسرے کلمات ملاحظہ فرمائیں۔ فرانسیسی میں خُون کو SANG کہتے ہیں جس کے آخر میں G کی آواز ہے اور یوں SANG کا تلفظ (سان) ہے۔ اسی طرح ہسپانوی میں خُون کو SANGRE۔ اطالوی اور پُرتگالی میں SANGUE۔ رومانوی میں SINGE اور اسپرانتو میں SANGO کہتے ہیں۔ ان تمام کلمات کا ماخذ لاطینی زبان کا کلمہ SANUG۔ ہے جس کے اصل معنی ہیں صحت تندرستی با حفاظت اور محفوظ۔ اس مفہوم کے لیے عربی میں لفظ "صَون" ہے۔ جس کے معنی ہیں حفاظت اور بچاؤ کرنا۔ صحت کا خیال رکھنا۔ اور مصئون۔ یعنی محفوظ تو ہمارے اردو میں عام استعمال ہوتا ہے جو عربی کے اسی کلمہ صون سے لیا گیا ہے۔ جو فعل ماضی کی صورت میں صان ہے۔ وہی صَانَ انگریزی کے کلمہ SANITARIUM (دار الصحت) اور اسپرانتو کے کلمہ SANNA۔ (تندرست) یا SANO۔ صحت میں نظر آرہا ہے۔

خُون کا صحت سے جو تعلق ہے وہ وضاحت کا محتاج نہیں۔ اس لیے بعض یورپی اقوام نے عربی کا صَون یا صَانَ صحت اور تندرستی کے معنوں میں اور بعض نے خون کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔ اہل یورپ نے SOUND بمعنی تندرستی اور محفوظ کو بھی اسی لاطینی زبان کے کلمہ SANUS بمعنی صحت ماخوذ قرار دیا ہے جس کا عربی ماخذ صون یا صَانَ ہے۔

SOUND (صحت) کے لیے فرانسیسی میں SAIN۔ ہسپانوی اور اطالوی میں SANO جرمن میں GESUND۔ یہودی میں GESUND۔ ڈچ میں GEZOND۔ اور ڈینش میں SUND۔ ہے۔

© rasailojaraid.com